### کافربینک سے قرض لیناکیسا؟

مجيب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاري مدني

فتوىنمبر: WAT-1857

قارين اجراء: 14 محرم الحرام 1445ه/02 اكست 2023ء

### دارالافتاء ابلسنت

(دعوت اسلامي)

#### سوال

کیا کافروں کے کسی بینک سے (جس میں کسی مسلمان کاشئیر نہ ہو) لون یعنی قرض لیاجا سکتا ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْلِي الرَّحِيْمِ

# ٱلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ٱللَّهُمَّ هِذَا يَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بینکوں سے ملنے والا قرض، چو نکہ سودی قرض ہو تاہے اور سودی قرض لینا، ناجائز و حرام ہے، چاہے وہ مسلم بینکوں سے ہو یاخالص کفار کی بینکوں سے۔احادیث مبار کہ میں سود دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔لہذا خالص کفار کے بینکوں سے بھی سودی قرض لیناجائز نہیں۔

صحیح مسلم شریف کی حدیثِ مبارکہ ہے: ''عن جابر رضی الله عنه قال: لعن رسول الله صلی الله علیه و سلم اکل الرباو مو کله و کا تبه و شاهدیه و قال هم سواء ''ترجمہ: حضرت جابر رضی الله عنه سے روایت ہے، فرما یا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود کھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہے۔ (صحیح مسلم، باب لعن اکل الرباومو کله، صفحه 671، حدیث: 4093، موسسة الرسالة، بیروت)

سودی قرض لینا، ناجائزو حرام ہے، جیسا کہ سیری اعلی حضرت رحمۃ اللّٰد علیہ سے فناوی رضویہ میں جب سود پر قرض لینے کے متعلق سوال ہوا تو آپ رحمۃ اللّٰد علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''سود جس طرح لیناحرام ہے دینا بھی حرام ہے''۔ (فتاوی دضویہ، جلد 17، صفحہ 298، دضافاؤنڈیشن، لاہور)

**کافر کوسود دینے کے متعلق،امام اہلسنت سیری اعلی حضرت رحمۃ اللّدعلیہ ، فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ''سود** د**یناا گرچپہ کافر کو ہو قطعاً حرام واستحقاق نارہے''۔** (فتاوی رضویہ ، جلد 17، صفحہ 335، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

# مفتی جلال الدین امجدی رحمة الله علیه فتاوی فیض الرسول میں ار شاد فرماتے ہیں: "بینک سے قرض لے کراسے زائد رقم دیناممنوع ہے اگرچہ وہ بینک خالص کافروں کا ہو۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 344، اکبر بک سیلرز، لاہور)

## وَاللَّهُ أَعْلَمْ عَزَّوْجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم

